Advance Social Science Archives Journal
Available Online: https://assajournal.com
Vol.2 No.4, Oct-Dec, 2024. Page No. 949-956
Print ISSN: 30062497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A HISTORICAL STUDY OF ANCIENT RELIGIONS OF KASHMIR

کشمیر کے قدیم مذاہب کا تاریخی مطالعہ

Dr. Muhammad Tayyab Khan	Lecturer, Department of Quran and Tafseer, Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad.
	Email: muhammad.tayyab1@aiou.edu.pk
Dr. Muhammad Imran	Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Kotli, Azad Kashmir.

ABSTRACT

The study aims to explore the religions and religious evolution in the state of Jammu & Kashmir in its known history. The names of places in today's Kashmir, such as Anantanāga (city now Islamabad), Verinag (a spring), and University in Sharda Neelum AK, and similar remains in Kashmir depict the diversity and evolution of the religions in the state and pre-Islamic religious significance. The transformation of the culture and civilization of the state revolves around the transformation of religions in different times. Religions have been evolving for centuries in phenomena of both peace and war. The influence of Governments with the support of the locals has also been playing their role in spreading the religion. The study is carried out using historical and analytical parameters. Historically Six different faiths have been merged in the state. The very first known religion was Nagmat, the remains of this religion in Taxila, Pakistan can be witnessed. The religious pluralism of Kashmir throughout history is indebted to the existence of various religions in the state.

Keywords: Kashmir, Religions, Pre-Islamic History, Evolution, Analysis.

تعارف

دنیا کے وسائل کی تسخیر کے باوجود انسان کی بیشتر معاملات میں بے بسی انسان کو مذہب کے ماننے کا ایک اہم محرک ہے۔ اس لیے انسانی تاریخ میں مذہب کے وجود کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا آغاز اسلامی مستند روایات کے مطابق اسلام سے ہوتا ہے[1]۔ جس کا سلسلہ آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر نبی ﷺ پر ختم ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ تاریخ ہمیں مذہب کا معاشرے اور ریاست میں ایک مؤثر وجود کا بھی پتہ دیتی ہے۔ تاہم مذاہب میں غیر حقیقی امور کے فروغ اور جمود نے رد عمل کے طور پر اس کے معاشرے اور ریاست میں اثر کو کم کر کے نشاۃ ثانیہ، جدیدیت اور مابعد جدیدیت جیسے نظریات، رجحانات اور طرز فکر کو جنم دیا۔ اس سب کے باوجود آج بھی اجتماعی نہ سہی انفرادی طور پر دنیا میں مذہبی رجحان غالب نظر آتا ہے۔

کشمیر اپنی قدیم تاریخ میں بہت سے مذاہب اور ان کے پیروکاروں کا مسکن رہا ہے۔ ان مذاہب کے زیر سایہ بہت سی ثقافتیں اور تہذیبیں کشمیر میں اپنے آثار و باقیات چھوڑ کر رخصت ہوئیں۔ ویری ناگ، اننت ناگ جیسے نام اور شاردہ میں موجود یونیورسٹی کے آثار قدیمہ ان سب کے گواہ ہیں۔ کشمیر کے قدیم مذاہب کون کون سے ہیں؟ تاریخ کے کس دور میں کون سے مذاہب غالب رہے؟ اور ان کے کیا اثرات کشمیر اور اہل کشمیر پر مرتب ہوئے؟ اس تحقیقی مطالعے میں ان سوالات کا جواب تلاش کرنے کی ایک کوشش کی گئی ہے: کشمیر کی معلوم تاریخ میں مختلف ادوار میں یہاں مختلف مذاہب رائج رہے۔ جو کہ یہ ہیں:

۱۔ناگ مت ۲۔ہندومت ۳۔ بدھ مت ۴۔سفید ہنز اور ان کا مذہبی رجحان ۵۔ شیومت ۶۔ریشی مت

۱۔ناگ مت

ناگ مت کے ماننے والے ناگا لوگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ تورانی نسل سے تھے جو پہلے پہل دریائے فرات کے کنارے آباد ہوئے اور پھر وہاں سے یہ مذہب ہر اس مقام تک پہنچا جہاں تورانی[2] آباد تھے اور اسے دوسری اقوام جیسے آریاؤں وغیرہ نے قبول نہیں کیا[3]۔ لیکن خاص طور پر کشمیر کی تاریخ سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ ناگ کی پوجا صرف تورانیوں ہی تک محدود نہیں رہی بلکہ اسے غیر تورانیوں نے بھی اپنا مذہب بنایا[4]۔ڈاکٹر سی۔ایف اولڈھم(C. F. Oldham) نے لکھا ہے کہ ناگ مت کے پیرو اپنے آپ کو آفتاب کی اولاد تصور کرتے ہیں اور سانپ کا پھن ان کا قبائلی نشان ہے۔ ٹیکسلہ ان کا مرکز تھا اور ٹیکشکہ(Takshaka) ان کے ایک سردار کا نام تھا[5]۔

یہ کشمیر کا سب سے قدیم مذہب ہے جس کے پیروکار یہاں کے اصلی باشندے شمار کیے جاتے تھے۔جی۔ایم۔ڈی صوفی اپنی تاریخ کشمیر" Kashir"میں لکھتے ہیں:

The vide prevalence of Naga- worship before and even after the Bhuddist period indicates that the first settlers in the Kahsmir Valley must have been as known as aborigines' who have spread over the whole of India before the advent of Aryan[6].

(بدھ مت کے عہد سے پہلے اور بعد وسیع پیمانہ پر ناگ کی پوجا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وادیٔ کشمیر میں پہلے آباد کار جو یہاں کے اصلی باشندے شمار ہوتے تھے، وہ لوگ تھے جو آریاؤں کی آمد سے پہلے پورے ہندوستان میں پھیلے ہوئے تھے)۔

محمد الدین فوق کشمیر کے قدیم باشندوں کے مذہبی حالات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان کے اصلی مذہب وملت کی نسبت کوئی خاص سراغ نہیں ملتا لیکن اتنا معلوم ہوتا ہے کہ جب چندرادیو کو راجہ نیلہ ناگ کی سعی سے غول بیابانی پنجہ ظلم وستم سے نجات ملی تو راجہ کی تحریک سے اس نے سالانہ ضیافتیں مقرر کی اور راجہ کی کتاب نیلہ مت پوران کو اپنا مذہب قرار دیا[7]۔

ناگ مت کے پیروکار ناگا کہلاتے تھے اور یہ سانپ اور اژدھا کی پوجا کرتے تھے۔اس مذہب کا بانی "نیل" کے نام سے معروف تھا جس نے نیک ہدایات پر مبنی "نیل پران" تحریر کیا[8]۔ جب آریاؤں نے شمالی ہند کو اپنا مسکن بنایا تو انہوں نے ناگ مت کے ماننے والوں کو شکست دی تو یہ لوگ جنوبی ہند کی طرف چلے گئے[9] کشمیر میں دو موقعوں پر حکمرانوں نے آسمانی آفات کے وقت "نیلہ مت پوران" پر عمل کے نتیجے میں نجات پا کر ہندومت یا بدھ مت کو چھوڑ کر ناگ مت کو اختیار کیا[10] جبکہ کشمیر کے کراکوٹہ خاندان کے تمام حکمران (۶۲۷ء۔۹۴۸ء) ناگ مت کے پیروکار تھے۔اور انڈیا میں کئی علاقوں کے نام کے ساتھ ناگ کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں ناگا لوگوں کی مضبوط حکومتیں قائم رہی ہیں[11]۔اس مذہب کے پیروکار ابھی بھی پائے جاتے ہیں جن میں ناگا لینڈ کے رہنے والے جن کی اپنی حکومت رہی ہے اور اپنی ریاست کی ہندوستان سے آزادی کے حقوق کے لیے جنگ لڑتے رہے ہیں[12]۔

۲۔ہندومت

ناگ مت کے بعد جو مذہب کشمیر میں رائج رہا وہ ہندومت یا برہمن مت تھا۔ اس پر تاریخ کے کئی ایسے موڑ آئے جب کشمیر میں اس کے اقتدار کا سورج غروب ہوا لیکن مؤرخین کے ہاں یہ امر واضح ہے کہ کشمیر میں اشاعت اسلام سے پہلے جس مذہب کے ماننے والوں نے سب سے زیادہ حکومت کی وہ ہندو دھرم ہی تھا[13]۔ کشمیر میں ہندومت کی حکومت آریاؤں کی آمد سے ۲۷۲ق م تک رہی۔ ۲۷۲ق م سے ۱۷۸ق م تک بدھ مت کی حکومت رہی۔ ۱۷۸ق م میں پھر سے ہندومت کا اقتدار قائم ہوا جو ۷۸ء سے ۱۷۸ء تک بدھ مت حکومت کی بناء پر ایک مرتبہ پھر تعطل کا شکار ہوا۔ کشمیر میں مسلمانوں کی حکومت ۱۳۲۰ء سے پہلے گونندہ خاندان اور لوہارا خاندان کے حکمرانوں کا تعلق بھی ہندومت سے تھا[14]۔

۳۔بدھ مت

مؤرخین کے مطابق کشمیر میں بدھ مت کو فروغ دینے والا سب سے پہلا حکمران آشوک (۲۷۲ ق م) ہے[15]۔ اس حکمران نے کسی بدھ سے متاثر ہو کر برہمن ازم کو چھوڑا اور نہ صرف بدھ مت اختیار کیا بلکہ اس کے فروغ کے لیے اس نے دوسرے ممالک میں اس مذہب کے مبلغین بھی بھیجے۔ اسی آشوک کی کوششوں کے نتیجے میں تمام ہندوستان، ترکستان، برما، تبت، چین وغیرہ نصف دنیا میں اس مذہب کو فروغ حاصل ہوا۔ آج بھی لداخ، تبت، چین کے باشندے اسی مذہب کے پیروکار ہیں[16]۔ بدھ ازم کی اشاعت میں جس شخصیت کا نام آتا ہے وہ مجھانتکا (Majjhantika)[17] جسے آشوک کے دور میں مشنری مقصد کے لیے بھیجا گیا تھا[18]۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بدھ ازم کا پہلا پیروکار آشوک نہیں بلکہ سریندر تھا[19]۔ کشمیر میں بدھ مت کا آغاز ایک روایت کے مطابق ۱۴۲۵ ق م ہے[20]۔ کشمیر میں بدھ مت کے فروغ میں آشوک کے بعد جس حکمران نے اہم کردار ادا کیا وہ کنشک ہے جو ۷۸ء۔ ۱۲۳ء حکمران رہا۔ کشمیر میں اس حکمران کے عہد کی بہت سی یادگاریں ہیں جن میں مظفرآباد کے علاقے شاردا[21] میں قائم کی گئی یونیورسٹی ہے۔ جس کے آثار آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ اسی کے عہد تقریباً ۱۰۰ء میں ناگارجونا (۱۵۰ء۔ ۲۵۰ء)[22] کی قیادت میں بدھ مت کے علماء کی مجلس منعقد ہوئی[23]۔

کشمیر میں بدھ مت کا یہ دور ۷۸ء سے ۱۷۸ء تک محیط ہے۔ جس کے بعد گونندہ خاندان برسر اقتدار آیا جس کے چھٹے حکمران نارنے بدھوں پر ظلم و ستم کیا اور عبادت گاہوں کو مسمار کر کے ہندومذہب کا احیاء کیا۔ یہیں سے بدھ مذہب کا کشمیر میں زوال شروع ہوا[24] اور پھر دوبارہ اس مذہب کے حامی اقتدار میں نہ آسکے حتیٰ کہ کشمیر میں اسلامی سلطنت کا آغاز ایک بدھ حکمران رنچن شاہ (۱۳۲۰ء۔ ۱۳۲۴ء)[25] کے قبول اسلام سے ہوا۔

۴۔ سفید ہنز اور ان کا مذہبی رجحان

(۵۲۸ء) میں پہلے انڈیا اور پھر کشمیر پر حکمرانی کرنے والے سفید ہنزوں[26] کے دور میں کشمیر کے مذہبی رجحان اور ان کے اثرات کے بارے میں معلومات نہیں ملتیں۔ محمد سلیم خان گمی نے انہیں لامذہب قرار دیا ہے[27]۔ جی ایم صوفی نے ان کے بارے میں اتنا لکھا ہے کہ وہ بدھ مت کے خلاف تھے اور برہمن یعنی ہندومت کی حمایت میں تھے[28]۔ چین سے کشمیر آنے والے بدھ راہب سانگ یانگ (Xuanzang) (۶۶۴ء)[29] کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ آتش پرست تھے۔ لیکن انہوں نے سفید ہنز کے بارے میں اس مضمون میں لکھا ہے کہ اس قوم کی اصلیت، رسم و رواج اور مذہب کا کوئی حتمی علم نہیں ہو سکا[30]۔

بہر حال تاریخ میں اس امر کی توضیح ہوتی ہے کہ ہنز قوم کا مذہب کوئی بھی ہوا ہو، کشمیر میں ان کی حکومت کا اس وقت کے رائج کشمیری مذاہب پر کوئی اثر تاریخ کے اوراق میں نہیں ملتا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے بدھ مت کی مخالفت کی اور ہندومت کی حمایت کی۔

۵۔ شیومت

اس مذہب کی فروغ میں کشمیر کا راجہ جلوک نے اہم کردار ادا کیا۔ اس کا دور حکومت آشوک کے دور حکومت کے فوراً بعد کا ہے۔ اس نے بدھ مت کو کشمیر سے بے رونق کیا اور شیوازم کو فروغ دیا۔ اس کے لیے اس نے اپنے دھرم کے مطابق مندر تعمیر کیے[31]۔ شیوازم کو ناگ مت کا ملغوبہ قرار دیا جاتا ہے جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ شیوا اپنی زینت میں ناگ یعنی سانپوں کے زیور کی محتاج ہے۔ یہ بھی دعوٰی کیا جاتا ہے کہ شیوازم جنوبی ہند سے شمالی ہند کی طرف منتقل ہوا اور اپنی باقیات جنوبی ہند میں

چھوڑ آیا[32]۔ کشمیری شیوازم انڈیا کے عام شیوازم سے کچھ مختلف ہے اسے ترکا شاسانہ (Trikka Shasana) ترکا شاستر ا(Trika Shastra) یا صرف ترکا (Trika) کا نام دیا جاتا ہے۔ اور یہ ایک تصوراتی اکائی (Idealistic Monism) کا مذہب ہے۔ کشمیری شیوازم کی دو شاخیں ہیں:

ا۔ سپانڈا شاستر ا(Spandacastra): کشمیری شیوازم کی اس شاخ کی تعلیمات کو واسوگپتا (Vasugupta) (۸۰۰ء۔ ۸۵۰ء) اور اس کے شاگرد کلاتا (Kallata) نے اوانتی ورمن کے دور (۸۵۵ء۔ ۸۸۳ء) میں مرتب کیا اس مکتب کے دو بڑے کام شیوا سترم اور شیوا سترانی ہیں جن کی کل باون (۵۲) ورسز (Verses) ہیں۔

۲۔ پرا تیا بھجنا شاستر ا(Pratyabhijnacastra): شیوازم کی اس شاخ کا بانی سومانندہ (Somananda) (۸۷۵ء۔ ۹۲۵ء) ہے اس کی تعلیمات کا نام شیوا درستی ہے لیکن اس کے بڑے کام کو اس کے شاگرد اتپلا چاریا (Utpalacharya) نے مرتب کیا[33]۔

پہلا مکتبہ فکر اس بات کا منکر ہے کہ اللہ تعالی کو تخلیق کے لیے کسی سبب یا کسی مادی سبب کی ضرورت ہے۔ خدا اپنی تخلیق میں آزاد اور خود مختار ہے اور وہ محض اپنے ارادے سے اشیاء کو وجود عطا کرتا ہے۔ شخصیت کا ادراک معرفت سے ہی ہے۔ خدا کی معرفت تفکر اور آلائشوں سے اپنے آپ کو پاک کرنے پر منحصر ہے۔

کشمیری شیوازم عام شیوازم کے مقابلہ میں نفس کشی، رہبانیت وغیرہ ان امور کا حکم نہیں دیتا جس پر عام یا انڈین شیوازم کی بنیاد ہے[34]۔ ان نظریات کی بنیاد پر جی ایم ڈی صوفی لکھتے ہیں:

"In this respect, Kashmir Shaivism is very near to Islam as Islam condemns self-mortification as a way to realization. The Islamic way to Realization is simple, virtuous living, communion with God and service to humanity by sacrifice of one's self for others, if need be by shedding his blood"[35]

(اس اعتبار سے کشمیری شیوازم اسلام کے بہت قریب ہے جیسا کہ اسلام معرفت نفس کے لیے نفس کشی کی مذمت کرتا ہے۔ معرفت نفس کے لیے اسلامی طریقہ کار سیدھا سادہ ہے کہ نیک زندگی، تعلق الہی اور ایک شخص کا قربانی دے کر حتی کہ ضرورت پڑنے پر خون بہا کر انسانی خدمت بجالانا ہے)۔

کشمیری شیوازم ۸۵۰ء کے بعد کشمیر میں پروان چڑھا۔ پھر بعد میں یہ شیوازم انڈیا کے علاقوں اوڑیسا اور مہاراشٹر میں بھی پھیلا[36]۔

۶۔ ریشی مت

ریشی مت اگرچہ کوئی الگ مذہب نہیں لیکن کشمیر کے مختلف مذاہب جیسے ہندومت، بدھ مت اور پھر اسلام میں اس مکتب فکر کی ایک الگ پہچان ہے جس کی بناء پر اسے ایک الگ مذہب کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ تذکرہ اولیائے کشمیر میں واقعات کشمیر از خواجہ اعظم دیدہ مری (۱۱۷۹ھ / 1765)[37] کے حوالے سے ریشی کی تعریف یہ کی گئی ہے: ریشی اس شخص کو کہتے ہیں جو زاہدوں اور عابدوں کی جماعت میں سے ہو پھر ریاضت وعبادت میں سخت اور شدید تر ہو اور وہ خود کو اولاد و ازواج سے آزاد رکھتا ہو۔ اور ہر قسم کی تمناؤں اور خواہشات سے ہاتھ بھی کھینچ لے چہ جائیکہ اقتدار اور مال و دولت کی بات کرے[38]۔

روضۃ الابرار میں ریشی کی تعریف میں کہا گیا کہ لفظ "ریشی" سنسکرت[39] کے لفظ رکھی کا معرب یا مفرس ہے جو "تارک الدنیا اور مشغول خدا" کو کہتے ہیں۔ اہل اسلام نے اس کے معنیٰ میں قدرے تغیر کیا ہے چنانچہ ان کے ہاں ریشی وہ شخص ہے جو اولاد، ازواج، مال، دولت، سامان، پونجی، زمین، مویشی وغیرہ کو ترک کر کے زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت اور محنت شاقہ کو اپنائے اور پھر پہاڑوں، غاروں اور پھاٹکوں کو اپنا مسکن بنائے اور پھر کسی انسان، حیوان، وحشی جانوروں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں بلکہ سبزہ اور گھاس کو بھی تکلیف نہ پہنچائے۔ اور عبادات فرائض، واجبات، سنن، نوافل کے علاوہ خلوت، شب بیداری، توبہ واستغفار،

صدق وصداقت اور ذکر و فکر اور خشوع و خضوع اور حتیٰ کہ زبان کو نمود و نمائش سے بچا کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے[40]۔

تذکرہ اولیاء کشمیر میں کشمیر میں ریشیت کی تاریخ کے بارے میں کہا گیا کہ اس کی تاریخ نہایت قدیم ہے اسلام سے قبل یہاں ہندو اور بودھ بستے تھے جو بتوں کو پوجتے اور عجوبہ پرستی کرتے تھے۔ تمام لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اپنے آپ کو تکلیف پہنچا کر جنگلوں اور ویرانوں میں رہنا ان کا طریقۂ زندگی تھا اور خود کو وہ سنیاسی، جوگی یا ریشی کہتے تھے[41]۔

سلیم خان گمی کہتے ہیں کہ رشی مت کشمیر میں اسلامی وغیر اسلامی مذہبی و معاشرتی عوامل کے باہمی ربط وضبط کا نتیجہ ہے رشی مت کو کشمیر کا مقامی تصوف بھی کہہ سکتے ہیں۔ کشمیر میں دو طرح کا تصوف رائج رہا:

۱۔ خالص اسلامی تصوف جو کشمیر میں ایران و وسطی ایشیاء سے آنے والے اولیاء کے توسط سے پھیلا۔

۲۔ یہ وہ تصوف جس کا ذکر بالا سطور میں ریشی کی تعریف میں گزر چکا اسے خالص کشمیری تصوف کہا جاتا ہے۔ مؤخر الذکر تصوف ہی ایک الگ طور پر وجود میں آیا۔ یہی وہ خالص کشمیری تصوف ہے جو بدھ مت اور شومت کے اثرات سے کشمیر میں وجود میں آیا۔ اس مکتب تصوف کے بانی شیخ نور الدین نورانی عرف نندرشی ہیں۔ اس مکتب کے حاملین کے اعمال کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ تارک الدنیا ہو کر یاد الہی میں محو رہتے تھے۔ گوشت اور مچھلی نہیں

کھاتے تھے۔ جڑی بوٹیوں اور جنگل کے پھلوں سے پیٹ بھرتے تھے۔ حیوانات اور نباتات کو نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ پھل دار اور سایہ دار درخت لگاتے تھے تاکہ لوگ ان سے مستفید ہو سکیں۔ وادیٔ کشمیر میں رشی سلسلۂ تصوف کا قیام اسلام پر بدھ مت اور شومت کے افکار و تصورات کا نتیجہ ہے"[42]۔

پنڈت پریم ناتھ بزاز کے نزدیک رشی مت کو تصوراتی، جذباتی یا مذہبی انسان پرستی کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اور ریشی مت اپنی اصلیت کے اعتبار سے مرکب ہے اور اس مرکب میں اسلام اور شومت کے اعلیٰ حقائق اور بلند مقام ثقافتی اثرات شامل ہیں[43]۔

بقول محمد اشرف وانی کشمیر میں ان ریشی باباؤں کو قومی دھارے میں لانے والے شیخ حمزہ مخدومؒ (۱۴۹۴ء۔ ۱۵۷۶ء) تھے جو سلطان العارفین اور محبوب العالم کے القاب سے مشہور ہوئے انہوں نے ریشیوں کو اپنے سلسلہ پر بیعت کیا اور ان کے اعمال و اشغال کو دیگر مذاہب کے اثرات سے پاک کرنے میں اہم کردار ادا کیا[44]۔

کشمیر ریشیت کا نمایاں مرکز رہا ہے انہی ریشیوں کی عام اور سادہ زندگی کی بدولت کشمیر کا معاشرہ اسلام کی آمد سے قبل برائیوں سے کافی حد تک محفوظ تھا۔ ریشی کشمیر میں خلوص، محبت اور امن و سلامتی کا درس دیتے تھے اور لوگوں کو کامیابی سے اپنی طرف راغب کرتے تھے۔ سچ یہ ہے کہ جب تک کشمیر میں ہندی یا بودھ ریشیت کا اثر رسوخ رہا اس نے اپنے پیچھے مفید اثرات چھوڑے اور اس تاریخی حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ صوفیاء، مبلغین و واعظین کو کشمیر میں اسلام کی اشاعت کے لیے اسی ریشیت نے راہ ہموار کر کے دی جس وجہ سے یہاں اسلام تیزی سے پھیلا۔ ترک لذات، تجرد قناعت، دنیا سے بے رغبتی، سادگی، خدمت خلق اور حرص و حوص سے دوری جیسے اوصاف انہی ریشیوں اور صوفیا کرام کی مشترکہ اقدار کا خاصہ ہے جس سے تبلیغ کے کام میں آسانی ہوتی تھی۔ کشمیر کی تاریخی کتابوں میں کئی ایسے نام ملتے ہیں جن کے بارے میں وثوق سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ہندو تھے یا مسلمان۔ یہی وجہ ہے کہ ریشیت نور الدین ولی[45] کی تحریک سے قبل ہندومت اور بدھ مت کی تعلیمات سے متاثر نظر آتی ہے۔ جب شیخ نور الدین ولی نے ریشی سلسلہ کو اختیار کیا تو اس میں اسلامی تہذیب کا رنگ گھولا اور ریشیت وثنیت و سمنیت سے پاک ہوئی۔[46]

نتائج مطالعہ

مندرجہ بالا تحقیقی مطالعے کا حاصل یہ ہے کہ:

۱۔ قبل از اسلام کشمیر بہت سے مذاہب کی آماجگاہ بنا رہا۔ کشمیر میں ناگ مت، ہندومت، بدھ مت، شیومت، ریشی مت جیسے مذہبی نظریات نے فروغ پایا جن کے آثار آج بھی کشمیر میں پائے جاتے ہیں۔ ان مذاہب کے علاوہ ریاست میں سفید ہنز کا اقتدار بھی رہا لیکن ان کے مذہبی رجحان کا تعین نہیں کیا جا سکا۔

۲۔ کشمیر کا قدیم ترین مذہب ناگ مت تھا۔ اور چودھویں صدی کے آغاز میں اسلام کی باقاعدہ اشاعت سے پہلے کشمیر میں شیومت کی صورت میں وجود میں آیا۔

۲۔ ان مذاہب کے زیر اثر کشمیری معاشرے نے مختلف ادوار میں مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کو اختیار کر کے افادہ، استفادہ اور تازہ کاری کی روایات قائم کی۔

۳۔ کشمیر میں قدیم مذاہب کی اس تاریخی مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مذاہب کو ریاستی سرپرستی حاصل رہی اور ریاستی سرپرستی کے زیر اثر مذاہب پروان چڑھے لیکن اسلام کی باقاعدہ آمد سے چند صدیاں قبل جو کشمیر کے تناظر میں انارکی اور لاقانونیت کا دور شمار ہوتی ہیں ان میں ہندی شیوازم سے علیحدہ کشمیری شیوازم وجود میں آیا جس کی بناء پر ریاست میں آزادی فکر کا ماحول پیدا ہوا اور فکری آزادی کا یہ ماحول آگے چل کر اسلام کی اشاعت کا باعث بنا۔

حوالہ جات:

[1]۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ﴾ (سورۃ آل عمران، ۳: ۱۹) (بے شک اللہ کے ہاں دین اسلام ہے)۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر ہے کہ اس کے ہاں مقبول دین اسلام ہی ہے اور یہ اسلام ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ کے مبعوث کیے ہوئے رسولوں کی اتباع کا نام ہے۔ ان رسولوں کے سلسلے کا اختتام رسول اللہ ﷺ پر ہو گیا۔ اب نبوی راستہ ہی بارگاہ الٰہی میں مقبول راستہ ہے (ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (م ۷۷۴ھ)، تفسیر القرآن العظیم (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ط ۱، ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸ء)، ۲: ۲۰۔ ۲۱)۔

[2]۔ توارنی توران سے ہے اور توران وسط ایشیا کے اس علاقے کو کہتے ہیں جس میں ترک، تاتاری، ترکمان وغیرہ نسل کے لوگ آباد ہیں۔ آج کل یہ علاقہ قلمرو چین اور وسط ایشیا کے ممالک میں بٹا ہوا ہے اور اس کے سنکیانگ، ترکستان، ازبکستان، ترکمانستان، قازقستان، آذر بائجان وغیرہ کے ناموں کے ساتھ کئی حصے بخرے ہو گئے ہیں۔(ملاحظہ کیجیے:۔۔

(i)V. Minorsky, Tūrān, Encyclopaedia of Islam, Edtion 1, Online: https://referenceworks.brill.com/display/entries/EI1O/COM-0206.xml#d240780755e985, accessed on 20-12-2024.(ii)Van Donzel, Emeri(1994). Islamic Reference Desk, E.J. Brill, Leiden, New York, Koln, 1994, p 461.)

[3]. James Fergusson, *Tree and Serpent Worship*, New Delhi: Asian Educational Services, 2004, 2nd Edition, p. 3.

[4]۔ ملاحظہ کیجیے: محمد الدن فوق، مکمل تاریخ کشمیر، ص:۱۳۶۔۱۳۷۔

P.N.K. Bamzai, Culture and Political History of Kashmir, vol. 1, p. 103.

[5]. C.F. Oldham, Sun and the Serpent,

[6]. G. M.D. Sufi, Kashir, vol. 1, p. 15.

[7]۔ محمد الدین فوق، مکمل تاریخ کشمیر، ص:۵۷۔ چندرادیو کے مکمل واقعہ کی تفصیل کے لیے دیکھیے: ایضاً، ص:۴۶۔۴۸۔

[8]۔ سلیم خان گمی، کشمیر میں اشاعت اسلام، لاہور: یونیورسل بکس، ۱۹۸۶ء، ص:۱۰۔۱۱۔

[9]. G. M.D. Sufi, Kashir, Vol. 1, p. 50.(Ref. K.R. Subramanian, The Origin of Shaivaism).

[10]. P.N.K. Bamzai, Culture and Political History of Kashmir, Vol. 1, p. 103.

[11].M.D. Sufi, Kashir, Vol. 1, p. 50.(Ref. K.R. Subramanian, The Origin of Shaivaism).

[12]۔ سلیم خان گمی، کشمیر میں اشاعت اسلام، ص:۱۱۔

[13]۔ کشمیر میں شخصی اقتدار کی معلوم تاریخ کا آغاز ہندوؤں کی حکومت سے ہوا۔ وہ مؤرخین جنہوں نے مغربی محققین کی بنیاد پر اپنی تاریخ مرتب کی ان کے ہاں کشمیر میں ہندومت کا زوال ۲۷۲ق م میں ہوا جب بدھ مت کا پیروکار آشوک برسر اقتدار آیا۔ لیکن کشمیر اور ہندوستان کے قدیم مؤرخین رتناگر کی راج ترنگی پر مبنی تحقیقات کے ہاں کشمیر میں بدھ مت کا پیرو حکمران آشوک کا دور حکومت ۱۴۲۵ق م سے ۱۳۷۴ق م ہے اور ان کے نزدیک بدھ مت کا بانی عیسی علیہ السلام سے ۱۶۰۰سال پہلے گزرا ہے جب کہ چین میں یہ مذہب ۱۴۰۰سال قبل مسیح سے رائج چلا آرہا ہے تفصیل کے لیے دیکھیے: محمد الدین فوق، مکمل تاریخ کشمیر، ص:۱۲۰۔۱۲۳۔

[14]۔ دیکھیے: G. M.D. Sufi, Kashir, Vol. 1, pp. 41-43 ، سلیم خان گمی، کشمیر میں اشاعتِ اسلام، ص:۱۲۔

[15]. P.N.K. Bamzai, *Culture and Political History of Kashmir*, vol. 1, p. 101.

[16]۔ محمد الدین فوق، مکمل تاریخ کشمیر، ص:۱۲۴۔۱۲۶۔

[17] http://www.ancient-buddhist-texts.net/English- Texts/Asokan-Missions on 07-24-2017 at 10:28pm)

[18]. P.N.K. Bamzai, Culture and Political History of Kashmir, vol. 1, p. 101.

[19]۔ سلیم خان گمی، کشمیر میں اشاعت اسلام، ص:۱۴۔

[20]۔ محمد الدین فوق، مکمل تاریخ کشمیر، ص:۱۲۰۔ نے کشمیر کے حکمران آشوک کو والیٔ مگدھ کے ساتھ مشترک خصوصیات کی بناء پر خلط ملط کر دیا ہے۔ لیکن ڈی۔ ایم۔ جی۔ صوفی نے والیٔ کشمیر آشوک اور والیٔ مگدھ کو بحوالہ ایم۔ اے اسٹین(M.A.Stein)ایک ہی قرار دیا ہے اور یہ موقف اختیار کیا ہے کہ نویں صدی قبل مسیح سے پہلے کی تاریخ کے بارے میں کلہن کی راج ترنگی پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا(G. M.D. Sufi, *Kashir*, Vol. 1, p. 37)

[21]۔ شارداب آزاد کشمیر کے ضلع نیلم کی ایک تحصیل ہے۔ اس کا ذکر البیرونی نے کتاب الہند، پنڈت کلہن نے اپنی راج ترنگی میں اور Charles Ellison Bates کی کتاب A Gazetteer of Kashmir نے اس علاقے کی تاریخی حیثیت، اس کے مذہبی اور علمی مرکز ہونے کا ذکر کیا ہے(خواجہ عبد الغنی، شاردا تاریخ کے ارتقائی مراحل، میرپور: ویری ناگ پبلشرز، ص:۲۶۔۲۷)۔

[22]۔ (Nagarjuna) پہلی صدی عیسوی میں بدھ مت کا بڑا مشہور فلسفی اور بدھ مت کی ایک شاخ کا بانی، ہندوستان کی ریاست مہاراشٹر کے مشرقی علاقے ودربھ (سابق نام برار) میں ایک برہمن خاندان میں پیدا ہوا۔ کنشک کے دور حکومت میں وہ کشمیر میں بھی رہا(تفصیل کے ملاحظہ کیجیے:

(i) G. M.D. Sufi, *Kashir*, Vol. 1, p. 42۔ (ii) https://en.wikipedia.org/wiki/Nagarjuna.accessed on 03-07- 2017, at 11:38 pm.

[23]. G. M.D. Sufi, *Kashir*, Vol. 1, p. 42.

[24]. Ibid. p. 43.

[25]۔ رنچن کا پورانام لہاچن رگیالبو رنچن تھا ایک لداخی سردار لہاچن ڈنگوس گرب کا بیٹا تھا جو ۱۲۹۰ء سے ۱۳۲۰ء تک لداخ کا حکمران رہا۔ ملکی انتشار کی بدولت اس کا باپ قتل ہوا جس کا انتقام رنچن نے بہت سے بلتی سرداروں کو قتل کر کے لیا لیکن چونکہ اب اسے اپنی جان کو خطرہ تھا چنانچہ اس نے کشمیر کی راہ کی جہاں اسے رام چندر نے نہ صرف پناہ دی بلکہ اسے امن و امان قائم کرنے کے لیے بھی مقرر کیا۔ (دیکھیے: محب الحسن، کشمیر سلاطین کے عہد میں، (اردو ترجمہ: علی حماد عباسی) میرپور: نیشنل انسٹیٹیوٹ آف کشمیر سٹڈیز، ۲۰۱۵ء، ص:۵۶)

[26]۔ ان کی اصل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ مشرقی ترکستان سے آئے تھے۔ ملاحظہ کیجیے:

Vincent A. Smith, *Early History of India, Oxford: Clarendos Press, 3rd edition, p. 315- 316*.

[27]۔ سلیم خان گمی، کشمیر میں اشاعت اسلام، ص:۱۲۔

[28]. (i)M.D. Sufi, Kashir, Vol. 1, p. 44. (ii) P.N.K. Bamzai, Culture and Political History of Kashmir, vol. 1, p. 101.

مزید دیکھیے:

[29]۔ چینی بدھ مت رہنما، سکالر، سیاح اور ترجمان جس نے انڈین اور چینی بدھ مت کے درمیان پل کا سا کردار ادا کیا۔ تفصیل کے لیے مزید ملاحظہ کیجیے:

Thomas Watters, On Yuan Chwang's Travels in India 629-645 A.D. Edit. T.W. Rhys Davids, S.W.Bushell, London: Royal Asiatic Society, 1904, vol. 1, pp. 22-42.

[30]۔ ملاحظہ کیجیے:

Muhammad bin Naveed, White Huns http://www.ancient.eu/White_Huns(Hephthalites)/ accessed on 05-07-2017 on 11: 38 pm.

[31]. G. M.D. Sufi, Kashir, vol. 1, pp. 39- 40.

محمد الدین فوق، مکمل تاریخ کشمیر، ص:۱۲۷-۱۲۹۔

[32]. G. M.D. Sufi, Kashir, vol. 1, p. 50.

[33]. J.C. Chatterji, Kashmiri Shavism, Newyork: State University of New york. 1986, p. 164.

[34]. D.M.G. Sufi, Kashir, vol. 1, pp. 72-73.

[35]. Ibid, p. 72.

سلیم خان گمی کا خیال ہے کہ شیومت اسلامی تصوف سے متاثر ہے اور اگر واسواگپتا کی تاریخ ولادت کو نویں صدی میں تسلیم کیا جائے تو اسلامی تصوف کے شیومت پر اثرات اور روابط کے لیے ہمیں تاریخی بنیاد مل جاتی ہے۔ (دیکھیے: سلیم خان گمی، کشمیر میں اشاعت اسلام، ص:۱۹)۔ اگرچہ واسوگپتا کی پیدائش نویں صدی میں ہی بتائی گئی ہے لیکن اس سے شیومت پر اسلامی تصوف کے اثرات کیسے ثابت ہو سکتے ہیں یہ سمجھ سے بالا ہے کیونکہ ایک تو اسلامی تصوف اس وقت تک اس حد تک پروان نہیں چڑھا تھا دوسرا کشمیر میں تو صوفیاء کا آنا چودھویں صدی میں ہوا۔ اس لیے موصوف مذکور کی بات قابل فہم معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن یہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ مذہب بیان کیے گئے افکار کے اعتبار سے اسلام کے قریب تھا۔ جیسا کہ جی ایم صوفی نے کہا ہے۔

[36]۔ ملاحظہ کیجیے:

(i) David Peter Lawrence, Kashmiri Shaiva Philosophy, Internet Encyclopedia of Philosophy, http://www.iep.utm.edu/kashmiri/ accessed on 04-07-2017, at 1:28am.

(ii) https://en.wikipedia.org/wiki/Kashmir_Shaivism

[37]۔ خواجہ محمد اعظم دیدہ مری ابن خیر الزماں کشمیری مجددی کشمیر کے مشہور عالم اور مؤرخ تھے شیخ محمد مراد مجددی کے مرید ہوئے۔ اور اپنے پیر کے حالات و مقالات کے بیان میں ایک کتاب "فیض مراد" تحریر کی۔ ان کی مشہور کتاب "واقعاتِ کشمیر" کشمیر کی تاریخ پر بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ ان کی وفات ۱۷۶۵ء میں ہوئی۔

[38]۔ پیر حسن شاہ کھویہامی، تذکرہ اولیاء کشمیر، (اردو ترجمہ: پیرزادہ عبد الخالق طاہری)، لاہور: مشتاق بک کارنر، ۲۰۱۵ء، ص:۱۶۷(یہ کتاب دراصل تاریخ حسن از پیر حسن شاہ کھویہامی کے تیسرے حصے "اسرار الأخیار" کا ترجمہ ہے جو اصل کتاب سے علیحدہ تذکرہ اولیائے کشمیر کے عنوان سے شائع ہوا ہے)۔

[39]۔ سنسکرت کا لفظی معنیٰ فصیح اور نستعلیق کے ہیں۔ ایک زبان جو برصغیر میں ہندو تہذیب کے عروج کے زمانے میں لوگوں کا ذریعہ اظہار تھی۔ یہ زبان بشمول ایرانی شاخ کی مقامی بولیوں کے جن کا رواج ایران میں تھا، انڈویورپی خاندان کی 'ہندی۔ ایرانی' شاخ سے نکلی (دیکھیے: بنارسی داس جین، سنسکرت، اردو دائرہ معارف اسلامی۔ لاہور: دانش گاہ پنجاب، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، ط:۲، ج:۱۱، ص:۳۶۹، ۳۷۱)۔

[40]۔ ایضاً، ص:۱۶۷۔۱۶۸۔

[41]۔ ایضاً، ص:۱۶۸۔

[42]۔ سلیم خان گمی، کشمیر میں اشاعت اسلام، ص:۲۰۔۲۱ کچھ تبدیلی کے ساتھ

[43]۔ ایضاً، ص:۲۲۔

[44]. Muhammad Ashraf Wani, *Islam in Kashmir*(Fourteen to Sixteenth Century), p. 74-75.

شیخ حمزہ مخدوم کے تفصیلی کارنامے کے لیے مقالہ ہذا کا ص:۳۴ ملاحظہ کیجیے۔

[45]۔ ریشی سلسلہ کے بارے میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو (i) ڈاکٹر بشیر احمد ملک و دیگر، کشمیر میں ریشی سلسلہ تصوف کا ارتقاء: ایک تجزیاتی مطالعہ، مجلہ فہم اسلام، مردان، شعبہ علوم اسلامیہ، ویمن یونیورسٹی، ج ۴، شمارہ ۲، دسمبر (۲۰۲۱ء) ۵۶۔۷۵،

(ii)Khan, Muhammad Ishaq, Kashmiri's Transition to Islam: The Role of Muslim Rishis
(15th to 18th century), Gulshan Books Srinagar, 1994.

[46]۔۔ بخاری، سید محمد فاروق، کشمیر میں اشاعت اسلام منظر اور پس منظر، مکتبہ علم و ادب ریڈ کراس روڈ، سرینگر، ط:۲۰۱۳، ص:۱۵۸۔